© rasailojaraid.com

خلاف کرے گا - اس کا کوئی استحقاق نہ ہوگا - کہ وہ اس کے انتظام میں دخل دے - یا
اُس سے گزارہ لے - (اس امر کی تحقیق و تصفیہ کے لیئے کہ انہوں نے شرط کو پورا
کیا ہے یا نہیں - ایک جماعت ناظر وقف مقرر ہوگی - وہی جماعت قدر فاضل کو
تعلیم دینے میں صرف کرنے کا استحقاق رکھے گی -) میری اس وصیت میں میرے
کسی وارث کو کوئی شرعی یا قانونی عذر ہو تو وہ اُس کو بذریعہ تحریر ظاہر کرے
خواہ اس تحریر کو کسی اخبار میں چھپوا دے - یا میرے پاس بھیجدے - تاکہ میں
اس کو رسالہ میں مشتہر کر کے اس کا جواب دوں - اور اگر کسی نے کوئی عذر نہ کیا تو
اس کے سکوت کو اُس کی رضا سمجھا جائیگا - اور بحکم حدیث نبوی اُس کی رضامندی
سے اس وصیت کو جایز تصور کیا جائے گا - وہ حدیث یہ ہے قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز وصیة لوارث الا ان یشاء الورثة
یعنے وصیت کسی وارث کے لیئے جایز نہیں - ہاں اس صورت میں جایز ہے کہ
باقی ورثہ اس کو مان لیں - *

(ابو سعید محمد حسین)

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ پر اسلامی عام رائے

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ حسب معمول قدیم دفتر اشاعۃ السنہ میں بھی پہونچی - اس رپورٹ
کا ترجمہ بہت سے اخبارات میں شایع ہو چکا ہے - اس لئے اب ہم اس کی اشاعت کی ضرورت
نہیں دیکھتے - اور نہ اس کے تجاویز اور سفارشوں کی نسبت اظہار رائے کی ضرورت
دیکھتے ہیں - کیونکہ وہ بھی اکثر اخباروں میں ظاہر ہو چکی ہے - ہم صرف کمیشن کی اس
تجویز کی نسبت کہ "پنجاب یونیورسٹی میں مشرقی علوم کی ڈگریاں حاصل کرنیوالوں کے لیئے
انگریزی تعلیم کو لازم کر دیا جاوے" - اسلامی عام رائے ظاہر کرتی ہیں - جو ہمارا خاص منصبی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرض ہے۔ اور وہ رائے کسی اور اخبار میں ہماری نظر سے نہیں گذری:۔

اور وہ یہہ ہے

کہ ادھر تو کمیشن نے سنڈیکیٹ کی جانب سے فیس کا بہت زیادہ مقرر ہونا۔ اور دوسرے درجے کے کالجوں کا بند ہو جانا تجویز کر کے عام مسلمانوں پر جن میں اکثر کم استطاعت ہیں اعلےٰ تعلیم کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ جس پر مسلمانوں کی پبلک خصوصاً بنگالہ میں بہت واویلا مچگیا ہے۔ اور محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن کلکتہ نے ایک مجمع عام میں اظہار ناراضی کیا۔ اور ادھر پنجاب یونیورسٹی کے اورنٹیل برانچ میں انگریزی دانی کو لازمی ٹھہرا کر ان مسلمانوں کو جو کسی مجبوری کی وجہ سے انگریزی حاصل نہیں کر سکتے۔ اور مشرقی علوم میں ترقی کے خواہاں ہیں۔ اور ان میں وہ مسلمان اور غیر مسلم رؤسا و اعیان پنجاب بھی داخل ہیں جنھوں نے ہزار ہا روپیہ مشرقی علوم کی ترقی و اعزاز کے لئے عطا کیا تھا سخت صدمہ پہنچا ہے۔ کمیشن کی یہ سفارش منظور ہو گئی تو ان مسلمانوں پر یہ مضمون صادق آویگا۔ ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ✝ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے ✝

اس نتیجہ ناراضگی عام اہل اسلام) سے نظر اٹھا کر انگریزی کو لازمی کر دینے کی شرط کو نظر غور و تعمق سے دیکھا جائے تو بھی یہ شرط عبث و فضول نظر آتی ہے کیونکہ یہ شرط تحصیل حاصل ہے۔

جو لوگ اورنٹیل کالج میں پڑھکر کوئی علمی ڈگری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر انکی غرض اس ڈگری حاصل کرنے سے سرکاری ملازمت ہوتی ہے تو وہ خوب یقین رکھتے اور ایمان لا چکے ہیں کہ سرکاری ملازمت انگریزی پڑھنے کے سوا ناممکن ہے۔ اس یقین و ایمان کے تقاضے سے وہ انگریزی پڑھنے کو ایسا فرض جانتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ اورنٹیل کالج میں انگریزی پڑھنے کی ممانعت بھی کر دی تو وہ اس کالج کو چھوڑ دینگے۔ یا کالج میں رہکر خارجی سکولوں اور پرائیویٹ وسائل سے انگریزی پڑھ کر اسکا امتحان دینگے۔ گو سب کو سرکاری ملازمت ملنا ایک خام خیال اور سودائے محال ہے۔ گورنمنٹ آواز بلند کہہ رہی ہے اور گورنر جنرلوں اور لفٹنٹ گورنروں سے درباروں میں بارہا یہ آواز سنی گئی ہے کہ تعلیم انگریزی ملک میں شائستگی پھیلانیکی غرض سے ہے نہ سرکاری ملازمت دینے کے وعدے سے اور یہ بات تجربہ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بھی آچکی ہے۔ مدراس اور بنگال میں گریجوایٹ (تعلیم یافتہ) دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور نوکری نہیں ملتی ڈاکٹر لیٹنر بانی اورنٹیل کالج کلکتہ میں پہنچے تو انکو اسٹیشن پر بوجھ اُٹھانے کے طالب دو قلی ملے۔ ایک گریجوایٹ (ایم اے۔ یا بی اے) دوسرا ان پڑھ۔ ڈاکٹر لیٹنر نے اپنا بوجھ دینے کے لئے اسی کو پسند کیا جو ان پڑھ تھا۔ انہی کا یہ بیان ہے کہ ایک ایم اے یا بی اے کو بازار میں دو یا سلائی بیچتے دیکھا۔ پنجاب میں ہنوز انگریزی خوانوں کی یہ کثرت نہیں ہوئی۔ اسیو اسطے انگریزی خوانی کا عشق جوبن پر ہے مگر تاہم ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے مڈل و انٹرنس پاس شدہ نوکری کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں بعض چٹھی رسانی کے طالب ہیں اور وہ بھی نہیں ملتی ادھر نوکری کی یہ حالت ہے اُدھر ان سے انکا اپنا آبا و اجداد کا کام دوکانداری کاشتکاری و حرفت وغیرہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کوٹ پتلون اور انگریزی بوٹ اور چُرٹ اور انگریزی طرز معاشرت ان کو ان آبائی کاموں اور پیشوں سے مانع ہو رہا ہے انکے حال پر یہ مثل خوب صادق آرہی ہے سے دو نو دین سے گئے پانڈے ملانہ بے حلوا نہ مانڈے۔ پس ایسی حالت میں اور انگریزی کے ایسی دلدادہ اور فدائی اشخاص کے لئے انگریزی کو لازمی کرنا ایک امر حاصل کی تحصیل وعبث نہیں تو اور کیا ہے۔ اور جو لوگ اورنٹیل شاخوں کی ڈگریاں حاصل کرنے سے سرکاری ملازمت کی غرض نہیں رکھتے بلکہ وہ عام لیاقت اور تعلیم یافتہ ہونیکی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس تعلیم سے قومی یا مذہبی فواید مدنظر رکھتے ہیں انکے لئے انگریزی کو لازمی کر دینا انصاف کا اور انکے مقاصد کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے گورنمنٹ سے اسبجا و امید ہے کہ وہ اورنٹیل کالج کے متعلموں کو انگریزی دانی شرط سے بری رکھے۔ تعلیم سے جو گورنمنٹ کا مقصود ہے (یعنی شائستگی پھیلانا اور تہذیب سکھانا) وہ مشرقی علوم سے بخوبی حاصل ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو جو شائستگی اور تہذیب اخلاق مشرقی علوم سے حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ انگریزی خوانی سے حاصل ہونا ناممکن ہے یہ شکایت بھی بڑے بڑے جلیل القدر عہدہ داران گورنمنٹ کی سپیچوں میں سنی گئی ہے کہ اکثر انگریزی خوان متکبر اور بے ادب ہوتے ہیں اور پرانے مشرقی علوم کے تعلیمیافتہ منکسر مزاج و با ادب۔ ہمارے اس مضمون کو پڑھکر انگریزی خوان نوجوان جنکو انگریزی نے حضیض اِملاس سے اوج تمول پر پہنچا دیا ہے اور اس وجہ سے انکے خیال میں انگریزی دانی معراج ہے ناخوش ہونگے۔ مگر تھوڑے تدبر و غور سے وہ اس ناخوشی کو واپس لینگے۔ ہم انگریزی دانی کے مخالف نہیں۔ حامی ہیں۔ اور انگریزی کی تائید میں کئی مضامین رسالہ میں چھاپ چکے ہیں۔ ہمارا مقصود اس مضمون سے یہ ہے کہ انگریزی تو خود بخود ترقی کر رہی ہے اور اسکا سیلاب ایسا اُمڈا چلا آرہا ہے کہ اُسکو کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ لہذا انگریزی کے ساتھ مشرقی علوم عربی

جواب تک نہیں دیا انپر سخت افسوس ہے کیا وہ اسکے جاری ہونے سے ناخوش ہیں اگر ایسا ہو تو وہ اطلاع دیں تاکہ انکا رسالہ بند کر دیا

© rasailojaraid.com